بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-27

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور وفکر کا درس جاری ہے۔ پچھلے درس میں قرآن مجید کے بعض الفاظ اور انداز بیان پر دین اسلام سے بغض و نفرت کرنے والوں کے بعض اعتراضات اور انکے اجمالی جوابات بیان کیے تھے، آج کی نشست میں اِن اعتراضات کے مختصر تفصیلی جوابات ملاحظہ فرمائیں:

1-پہلا اعتراض:

قرآن مجید میں بعض جملوں کی ترتیب میں غلطی ہے:

پہلی مثال:

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ(70)طه۔

اعتراض:

جب موسی علیہ السلام ھارون علیہ السلام سے افضل ہیں تو ترتیب میں ھارون کیسے ہے؟

اس اعتراض کا جواب:

1-حرف عطف واو ترتیب کے لیے استعمال ہی نہیں ہوتا۔ جاء محمدٌ و خالدٌ ان دونوں میں سے پہلے کون آیا کوئی پتہ نہیں محمد کا پہلے آنا لازمی میں ہے۔ حروف عطف میں سے ف اور ثم میں ترتیب لازم آتی ہے۔

قرآن مجید میں بھی اسکی کئی مثالیں ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ(9)المنافقون.

مال کی زیادہ فضیلت ہے یا اولاد کی؟

مال تو انسان اولاد کے لیے ہی چھوڑ کے جاتا ہے

2-سیاق اور سباق کے مطابق بعض اوقات کم فضیلت والے کو زیادہ فضیلت والے سے پہلے بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اصل پیغام کو پہنچانے میں آسانی اور انداز بیان کی خوبصورتی کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

3-سورت طه کی آیات کریمہ کے سیاق اور سباق کو مد نظر رکھتے ہوئے ھارون کو موسی علیہما السلام سے پہلے بیان کرنے میں ہی حکمت ہے، وجوہات:

1-ان آیات کے سیاق میں دونوں کے نام ہیں اور کثرت سے مثنی کے ضمیر کا استعمال ہوا ہے۔

2-ھارون علیہ السلام بھی موسی علیہ السلام کے برابر کے نبی ہیں۔ نبوت میں فضیلت میں موسی علیہ السلام افضل ہیں۔

کیونکہ بنی اسرائیل انکو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے جیسا کہ بچھڑے کی عبادت کے قصے میں ہوا تھا۔

3-موسی علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ(67)طه.

اس خوف میں ھارون علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔

دوسری مثال:

وَتَحۡسَبُهُمۡ أَيۡقَاظٗا وَهُمۡ رُقُودٞۚ وَنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ ٱلۡيَمِينِ وَذَاتَ ٱلشِّمَالِۖ وَكَلۡبُهُم بَٰسِطٞ ذِرَاعَيۡهِ بِٱلۡوَصِيدِۚ لَوِ ٱطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارٗا وَلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبٗا(18)الكهف.

اعتراض اس جملے پر ہے:

لَوِ ٱطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارٗا وَلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبٗا ۔ کہ ڈر کی وجہ سے پہلے فرار اور پھر شدید ڈر کیسے ممکن ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ پہلے شدید ڈر کا ذکر ہونا چاہیے تھا اور پھر دوڑنے اور فرار ہونے کا، کیونکہ جب انسان کوئی خوفناک چیز یا نظارہ دیکھتا ہے تو پہلے ڈرتا ہے اور پھر دوڑتا ہے۔اعتراض کرنے والوں نے کہا یہ ترتیب مناسب نہیں ہے اور غلط ہے۔ نعوذ باللہ۔

اس اعتراض کا جواب:

حرف عطف واو ترتیب کے لیے استعمال ہی نہیں ہوتا۔ جاء محمدٌ و خالدٌ ان دونوں میں سے پہلے کون آیا کوئی پتہ نہیں محمد کا پہلے آنا لازمی میں ہے۔ حروف عطف میں سے ف اور ثم میں ترتیب لازم آتی ہے۔

2-یہی ترتیب عین مناسب اور یقینا صحیح ہے اور اس قصے کے سیاق اور اصحاب الکھف کا کہف میں اس لمبے عرصے تک رہنے ہی بنیادی وجہ کے مطابق ہے۔ کیونکہ بنیادی وجہ یہ تھی کہ کوئی بھی انکو دیکھنے نا پائے اگر کسی نے دیکھ لیا تو کہف میں انکے چھپنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

دوسرا اعتراض:

قَالُوٓاْ إِنۡ هَٰذَٰنِ لَسَٰحِرَٰنِ يُرِيدَانِ أَن يُخۡرِجَاكُم مِّنۡ أَرۡضِكُم بِسِحۡرِهِمَا وَيَذۡهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ ٱلۡمُثۡلَىٰ (63)طه.

اعتراض اس جملے پر ہے:

(إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ) کہ اِنَّ نون ثقیلہ کے ساتھ ھذان اسم اِن ہے اور منصوب ہونا چاہیے (ھذین) یہاں پر مرفوع کیوں ہے؟یعنی ان ھذین لساحران ہونا چاہیے۔

اس اعتراض کا جواب:

1-إِنَّ: یہ نون ثقیلہ والی قرات بعض قرآت میں موجود ہے جیساکہ کسائی اور ابن کثیر۔

2-نون ثقیلہ بعض زبانوں میں جی ہاں (عربی میں نعم) کے معنے میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ عبرانی، آرامی، اور کنعانی وغیرہ۔

3-عبرانی یہود کی زبان ہے انہیں کی زبان میں اس لفظ کو بیان کیا ہے کہ اس وقت بنی اسرائیل کے دو انبیاء علیہما السلام پر جادو کی جھوٹی تہمت لگائی گئی تھی اور آج وہی تہمت مشرکین اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا رہے ہیں اور یہود انکا ساتھ دے رہے ہیں، انکے لیے لمحہ فکریہ ہونا چاہیے۔

4-بعض عرب قبیلے مثلا: خُثعم، کنانہ، مراد، اور عُذرہ وغیرہ، تثنیہ کا اعراب ہمیشہ اور ہر صورت میں الف سے کرتے ہیں، رفع، نصب اور جر سب الف سے، کہتے ہیں جاءَ الرجلان، رأیتُ الرجلان، سلمت علی الرجلان۔ انکا یہ طریقہ اگرچہ عرب نے قبول کیا ہے لیکن حقیقت اور اصول کے مخالف ہے۔ اور اس آیت میں انہیں کی زبانی یہ پیغام یہ ہے کہ اگرچہ فرعون اور اسکے ساتھیوں موسی اور ھارون علیہما السلام پر جادو کی تہمت لگائی ہے لیکن حقیقت کے خلاف ہے اور محض تہمت ہے۔

5-اصل جملہ (إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ) ہے نون خفیفہ کے ساتھ۔ اور اس اعتبار سے اعراب صحیح ہے اور موجودہ قرآن میں بھی یہی جملہ ہے نون خفیفہ کے ساتھ۔

تیسرا اعتراض:

قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ(32)یوسف.

اعتراض صرف اس جملے پر ہے:

(وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ) فعل پر تنوین ممکن نہیں ہے یہاں پر کیسے ممکن ہو گیا؟

جواب:

مکمل جملہ:

وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ ۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے: لَيُسْجَنَنَّ اور لَيَكُونًا اور اس فعل مضارع پر تنوین کیوں ہے؟

لَيُسْجَنَنَّ: نون توکید یا تاکید ثقیلہ سے ہے جس میں تاکید کا قوی معنی ہے۔اور اس نے اس پر عمل بھی کیا تھا اور یوسف علیہ السلام کو قید میں بھی ڈالا گیا۔

وَلَيَكُونًا: لیکن جہاں اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی یوسف علیہ السلام کی شان میں گستاخی اور اہانت کا معاملہ ہے وہ اس کے لیے نا ممکن تھا، وجوہات:

1-نون خفیفہ سے تاکید ہے جو عربی لغت کے اعتبار سے کمزور اور ضعیف تاکید ہے۔

2- فعل پر تنوین اسی لیے لگایا گیا کہ اس فعل کی جڑ سے نفی کا پیغام ہے نہ وہ اور نہ کوئی اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کی اہانت یا تذلیل کی جرات کر سکتا ہے، یعنی یہ فعل موجود ہی نہیں ہے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ تنوین اسم کی علامت ہے فعل کی نہیں۔

3- جس نے یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی تھی ان سے شدید محبت کی وجہ سے خود انکی اہانت نہیں کرنا چاہتی، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (30) یوسف.

واللہ أعلى وأعلم.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور و فکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ

فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-27) سے لیا گیا ہے۔